ISLAMIC QUERIES

# گھیراؤ جلاؤ پتھراؤ اور اسلامی تعلیمات




مؤلف

خالد تسنیم المدنی

(غفر لہ الباری الذنب الخفی و الجلی)

CONTACT: +447429436326

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

# گھیراؤ جلاؤ پتھراؤ اور اسلامی تعلیمات



مؤلف


خالد تسنیم المدنی
(غفر لہ الباری الذنب الخفی و الجلی)

CONTACT: +447429436326

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

# فہرستِ مضامین





# انسانی حقوق کی اہمیت

بندوں کے حقوق (Human rights) میں بنیادی اصول دوسروں کو تکلیف سے بچانا اور سہولت و راحت پہنچانا ہے۔ اپنی زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ پہنچائیں ، تلخ کلامی سے بچیں، نرمی سے گفتگو کریں، جو اپنے لئے پسند کریں وہی دوسروں کے لئے پسند کریں، دوسروں کو اپنے شر سے بچائیں چنانچہ اسلام میں انسانی حقوق (Human rights) کی اہمیت کا اندازہ اس روایت سے لگایا جا سکتا ہے جس کو سنن ابي دَاوُدَ میں نقل کیا گیا ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيقَ، فَبَعَثَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِي فِي النَّاسِ: "أَنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا أَوْ قَطَعَ طَرِيقًا فَلَا جِهَادَ لَهُ"

(سنن ابي دَاوُدَ، رقم الحديث 2629 مطبوعه دار الرسالة العالمية)

## ترجمہِ حدیث

روایت ہے حضرت سہل ابن معاذ سے وہ اپنے والد سے راوی فرماتے ہیں ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ غزوہ کیا تو لوگوں نے منزلیں تنگ کردیں اور رستے بند کردیئے تو نبی ﷺ نے ایک اعلان کرنے والا بھیجا جو لوگوں میں اعلان کرتا تھا کہ جس نے منزل تنگ کی یا راستہ کاٹا تو اس کا کوئی جہاد نہ

## شرحِ حدیث

حکیم الامت مفتی احمد یار خان (علیہ رحمۃ الرحمٰن) اس حدیث کے الفاظ" **لوگوں نے منزلیں تنگ کردیں اور رستے بند کردیئے** " کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں اس طرح کہ بعض لوگوں نے راستہ پر اپنا سامان رکھ دیا جس سے راستہ بند ہوگیا اور گزرنے والوں کو تکلیف ہونے لگی اور

بعض نے ضرورت سے زیادہ منزل پر جگہ گھیر لی جس سے ساتھیوں پر تنگی ہو گئی۔

معلوم ہوا کہ ہر وقت سفر و حضر میں ہر مسلمان کو اپنے ساتھیوں کے آرام کا خیال رکھنا چاہیے۔

**حدیث کے الفاظ "اس کا کوئی جہاد نہیں" کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں**

یعنی اس جہاد کا پورا ثواب نہ ملے گا بعض لوگ مسجد میں گزر گاہ پر نماز شروع کر دیتے ہیں جس سے آنے جانے والوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے بعض حضرات صف میں زیادہ جگہ گھیر کر بیٹھتے ہیں انہیں اس حدیث سے سبق لینا چاہیے مسلمانوں کو تکلیف سے بچانا عبادات کا مغز ہے۔

(مرآة المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد:7 حدیث نمبر:3920)

## اسباقِ حدیث

### پہلا سبق:

دینِ اسلام میں انسانوں اور بالخصوص مسلمانوں کو اَذِیَّت سے بچانا خاص اہمیت کا حامل ہے، چنانچہ حضرت فضیل رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: کُتے اور سور کو بھی ناحق ایذا دینا حلال نہیں تو مؤمنین و مؤمنات کو ایذا دینا کس قدر بدترین جرم ہے۔ (تفسیر مدارک، الاحزاب، تحت الآیة:۵۸، ص۹۵۰)

حضرت مجاہد رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جہنمیوں پر خارش مُسَلَّط کر دی جائے گی تو وہ اپنے جسم کو کھجلائیں گے حتّٰی کہ ان میں سے ایک کے چمڑے سے ہڈی ظاہر ہو جائے گی تو اسے پکارا جائے گا: اے فلاں! کیا تمہیں اس سے تکلیف ہوتی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ پکارنے والا کہے گا: تو مسلمانوں کو تکلیف پہنچایا کرتا تھا یہ اس کی سزا ہے۔ (احیاء علوم الدین، کتاب آداب الالفة والاخوة۔۔۔ الخ، الباب الثالث، ۲/۲۴۲)

### دوسرا سبق:

کسی کو ناحق ایذا پہنچانا اسلام کی نظر میں انتہائی قبیح جرم ہے جس کی سخت وعید سنائی گئی ہے چنانچہ

إِنَّ اللهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا

ترجمہ: اللہ ایسے لوگوں کو دردناک عذاب دے گا جو اس کی مخلوق کو اس دنیا میں اذیت دیتے ہیں

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب الوعید الشدید لمن عذب الناس بغیر حق، رقم:2613)

## تیسرا سبق:

مروجہ جلسے جلوس اور دھرنے (Protest) جن میں شارع عام (Public Road) اور گزر گاہ کو بند کیا جائے یا بلاوجہ گھیراؤ جلاؤ پتھراؤ کیا جائے تعلیمات نبوی کے خلاف ہے چنانچہ محبوب رب ذوالجلال، صاحب جود و نوال ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر انسانی جان ومال کے تلف کرنے اور قتل و غارت گری کی خرابی و ممانعت سے آگاہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

إِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، إِلَى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ

ترجمہ: بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر اِسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اِس دن کی حرمت تمہارے اِس مہینے میں اور تمہارے اِس شہر میں (مقرر کی گئی) ہے اُس دن تک جب تم اپنے رب سے ملو گے۔ (صحیح مسلم، رقم الحدیث 1679 مطبوعہ دار احیاء التراث العربي، بیروت)

اسی طرح ایک اور مقام پر انسانی جان، مال اور عزت کی اہمیت اور حفاظت جو بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ

ترجمہ: ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

(مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم ظلم المسلم۔۔۔الخ، ص۱۳۸۶، حدیث:۲۵۶۴)



## چوتھا سبق:

ہر وہ کام جو لوگوں کے حقوق عامہ (Public Rights) کو متاثر کرے اسلام اس کی تائید نہیں بلکہ حوصلہ شکنی (Discouragement) کرتا ہے چنانچہ محبوب رب ذوالجلال، صاحب جود و نوال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

**مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهِ، فَقَدْ أَوْجَبَ اللهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ" فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: "وَإِنْ كَانَ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

ترجمہ: جس نے اپنی قسم سے کسی مسلمان کا حق مار لیا تو اللہ نے اس کے لیے آگ لازم کردی اور اس پر جنت حرام کردی تو حضور سے ایک شخص نے عرض کیا کہ اگرچہ معمولی چیز ہو یارسول اللہ تو فرمایا اگرچہ پیلو (درخت کا نام) کی شاخ ہی ہو۔

(صحیح مسلم، رقم الحدیث 137 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

**مفسر شہیر، محدث کبیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ الحنان مذکورہ حدیث پاک کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں**

وہ مارا ہوا حق مال ہو یا کوئی اور چیز جیسے حق قذف (تہمت) بیوی کی باری کا حق یا مردار کی کھال یا وہ نجاستیں جو مال نہیں مگر ان کا استعمال جائز ہے، یہ حدیث ان سب حقوق کو شامل ہے۔ (مرقات) پھر حق حقیر ہو یا عظیم۔ مسلمان کی قید اہتمام ظاہر کرنے کے لیے ہے ورنہ ذمی اور مستامن کافر کا حق مار لینے کی بھی یہ ہی سزا ہے لہذا حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ذمی کافر کا حق مار لینا جائز ہے۔ فرمایا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے **فدماءهم كدمائنا واموالهم كاموالنا** ان کافروں کے خون اور مال مسلمانوں کے خون و مال کی طرح محترم ہیں اس لیے اگر مسلمان ذمی کافر کا مال چوری کرے تو اس کا ہاتھ کٹے گا۔





(جنت حرام کردی) اگر اس مجرم نے یہ کام حلال جان کر کیے تو کافر ہوا اور دائمی جہنم کا حقدار اور اگر حرام سمجھ کر کیا تو ابرار کے ساتھ جنت کا اول داخلہ اس پر حرام ہوگیا، اشرار کے ساتھ اولًا سزا پائے گا پھر ایمان کی برکت سے بخشا جائے گا کیونکہ مسلمان کے لیے دوزخ میں ہمیشگی نہیں۔ (مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد:5 حدیث نمبر:3760)

ایک اور مقام پر سَیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن، اَنِیْسُ الْغَرِیْبِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

المسلمُ من سَلِمَ المسلمونُ من لسانہِ ویَدِہِ

ترجمہ: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

(صحیح البخاري، رقم الحدیث 10 مطبوعہ دار طوق النجاۃ)

## پانچواں سبق:

اپنی ہی گاڑی کار پارکنگ (car parking) یا شارع عام (Public Road) پر غلط انداز میں پارک (park) کرنا جس سے دوسروں کا راستہ بند ہو یا راہگیروں کو تنگی ہو یا کسی کے گھر کے سامنے (Driveway) پارک کرنا جس سے اس کا رستہ بلاک ہوتا ہو وہ بھی اسی زمرے میں آتا ہے چنانچہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

مَنِ اقْتَطَعَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا، طَوَّقَهُ اللهُ إِيَّاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ

ترجمہ: جو شخص کسی کی ایک بالشت زمین پر ناجائز قبضہ کرتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے سات زمینوں کا طوق پہنائے گا (صحیح مسلم، رقم الحدیث 4132 مطبوعہ دار احیاء التراث العربي، بیروت)

## چھٹا سبق:

گھر کا ناقابلِ استعمال سامان شارع عام پر رکھنا (Fly tipping) جس سے دوسروں کو تکلیف ہو اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔





## ساتواں سبق:

گلیوں میں کرکٹ (cricket) اور فٹ بال (football) وغیرہ کھیلنا اور اس دوران شور مچانا جس سے حقوق عامہ (Public Rights) تلف ہوں، سخت منع ہے۔

## آٹھواں سبق:

چودہ اگست یا کسی بھی موقعہ پر موٹر سائیکل یا گاڑی کا سائلنسر (silencer) نکال کر گلیوں اور بازاروں میں موٹر سائیکل اور کاریں چلانا جس سے دوسروں کو اذیت پہنچتی ہو ممنوع (Prohibited) ہے۔

## نواں سبق:

عید قربان کے موقعہ پر سنتِ ابراہیمی ادا کرنے کے بعد گلیوں میں کچرا اور غلاظت ڈالنا اذیتِ مسلم کا باعث ہے اس سے بھی اجتناب لازم ہے۔

## دسواں سبق:

اسٹریٹ کرائم (street crime) اور ٹارگٹ کلنگ (Target killing) کی وارداتوں کے ذریعے انسانوں کو اذیت پہنچانا بھی حرام ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى يَدَعَهُ، وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ

ترجمہ: جو شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرتا ہے فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت کرتے ہیں جب تک وہ اس اشارہ کو ترک نہیں کرتا خواہ وہ اس کا حقیقی بھائی (ہی کیوں نہ) ہو۔" (مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب النهي عن إشارة بالسلاح، 4:2020، رقم: 2616)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ محبوب رب ذوالجلال، صاحب جود و نوال ﷺ نے ارشاد فرمایا:



لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ، فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ

ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے، تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ شاید شیطان اس کے ہاتھ کو ڈگمگا دے اور وہ (قتلِ ناحق کے نتیجے میں) جہنم کے گڑھے میں جا گرے۔" (صحيح المسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب النهي عن إشارة بالسلاح،4:2020، رقم:2617)

## گیارواں سبق:

دل شکنی والے الفاظ سے پکارنے کی بھی اجازت نہیں، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: کسی مسلمان بلکہ کافر ذمی کو بھی بلا حاجتِ شرعیہ ایسے الفاظ سے پکارنا یا تعبیر کرنا جس سے اس کی دل شکنی ہو، اسے ایذا پہنچے، شرعاً ناجائز و حرام ہے اگرچہ بات فی نفسہٖ سچی ہو۔

(فتاوی رضویہ، رسالہ: اراءۃ الادب لفاضل النسب، ۲۳/۲۰۴)

## بارہواں سبق:

گھر میں شور شرابا کرنا اور بلند آواز سے ٹی وی اور گانے وغیرہ چلا کر پڑوسیوں کو تنگ کرنا بھی اسلام میں نا جائز و گناہ ہے۔

## تیرہواں سبق:

ساتھ کام کرنے والوں (Colleagues) کی کارکردگی ناقص بنانے کی کوشش کرنااور اسے بلا وجہ ناقص ثابت کرنے کی کوشش کرنا منع ہے۔

## چودہواں سبق:

مذاق اڑانا اور پھبتیاں کسنا نیز بلا وجہ بُلینگ (bullying) کرنا بھی اسلام میں ناجائز ہے

# مسلمانوں کو ناحق ایذا اور تکلیف دینا:

یاد رہے کہ مسلمان مرد و عورت کو دینِ اسلام میں یہ حق دیا گیا ہے کہ انہیں کوئی شخص اپنے قول اور فعل کے ذریعے نا حق ایذا نہ دے، چنانچہ حضرت ابو ذر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تم لوگوں کو (اپنے) شر سے محفوظ رکھو، یہ ایک صدقہ ہے جو تم اپنے نفس پر کرو گے۔ (بخاری، کتاب العتق، باب ایّ الرقاب افضل، ۱۵۰/۲، الحدیث:۲۵۱۸)

مسلمان کو بغیر کسی شرعی وجہ کے تکلیف دینا قطعی حرام ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”وَ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا“

وہ لوگ جو ایماندار مردوں اور عورتوں کو بغیر کسی جرم کے تکلیف دیتے ہیں بے شک انہوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے ذمے لے لیا۔ (سورۃ الاحزاب: آیت 58)

سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں:

”مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَ مَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰه“

جس نے مسلمان کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی۔ (معجم الاوسط، باب السین، من اسمہ: سعید، ۳۸۶/۲، الحدیث:۳۶۰۷)

یعنی جس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی بالآخر اللہ تعالیٰ اسے عذاب میں گرفتار فرمائے گا۔

امامِ اَجل رافعی نے سیّدنا علی کَرَّمَ اللہُ وَجْهَهٗ سے روایت کی، مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

”لَیْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ مُسْلِمًا اَوْ ضَرَّهٗ اَوْ مَا کَرَهٗ“

یعنی وہ شخص ہمارے گروہ میں سے نہیں ہے جو مسلمان کو دھوکا دے یا تکلیف پہنچائے یا اس کے ساتھ مکر کرے۔

(کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، حرف المیم، المکر والخدیعة، ۲/۲۱۸، الحدیث:۷۸۲۲، الجزء الثالث)

اور علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: (قرآن میں) ایمان والوں کو اَذِیَّت دینے کا ذکر نبی کریم ﷺ کو اذیت دینے کے ساتھ ہوا جیسا کہ حضور اکرم ﷺ کو اذیت دینے کا ذکر اللہ تعالیٰ کو اذیت دینے کے ساتھ ہوا، اس سے معلوم ہوا کہ ایمان والوں کو اذیت دینا گویا کہ رسولُ اللہ ﷺ کو اذیت دینا ہے اور رسول کریم ﷺ کو اذیت دینا گویا کہ اللہ تعالیٰ کو اذیت دینا ہے تو جس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کو اذیت دینے والا دنیا اور آخرت میں لعنت کا مستحق ہے اسی طرح ایمان والوں کو اذیت دینے والا بھی دونوں جہاں میں لعنت و رسوائی کا حقدار ہے۔

(روح البیان ملخصًا الاحزاب، تحت الآیة:۵۸، ۷/۲۳۹)

## فتنہ احلاس کیا ہے؟

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَذَكَرَ الْفِتَنَ، فَأَكْثَرَ فِي ذِكْرِهَا حَتَّى ذَكَرَ فِتْنَةَ الأَحْلاَسِ، قَالَ قَائِلٌ: وَمَا فِتْنَةُ الأَحْلاَسِ؟ قَالَ: "هِيَ هَرَبٌ وَحَرَبٌ

ترجمہ: روایت ہے حضرت عبداللہ ابن عمر سے فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے حضور نے فتنوں کا ذکر فرمایا تو بہت زیادہ ذکر کیا حتی کہ فتنہ احلاس کا ذکر فرمایا کسی کہنے والے نے عرض کیا کہ فتنہ احلاس کیا چیز ہے فرمایا وہ بھاگڑا (بھاگم بھاگ) اور لڑائی ہے (یعنی افراتفری، فساد انگیزی اور قتل و غارت گری ہے)

(أبوداود، السنن، کتاب الفتن والملاحم، باب ذکر الفتن، 4:94، رقم:4242)

مفسر شہیر، محدثِ کبیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان مذکورہ



حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں : اس فتنہ میں لوگ ایک دوسرے سے بھاگیں گے کوئی کسی کی بات نہ سنے گا، ہر ایک دوسرے سے لڑے گا، اسے لوٹے گا، لوگ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہوں گے۔ (مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد:7 حدیث نمبر:5403)

## ہَرج کیا ہے؟

حدیث پاک میں ہے رَحمَۃٌ لِّلعٰلَمِین، شَفِیعُ المُذنِبِین، اَنِیسُ الغَرِیبِین، رَحمَۃٌ لِّلعٰلَمِین، شَفِیعُ المُذنِبِین، اَنِیسُ الغَرِیبِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا :

**یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَیُقْبَضُ الْعِلْمُ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَیُلْقَى الشُّحُّ، وَیَكْثُرُ الْهَرْجُ". قَالُوا: وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: "الْقَتْلُ"**

ترجمہ: زمانہ چھوٹا ہوجاوے گا اور علم اٹھالیا جاوے گا اور فتنے ظاہر ہوجائیں گی اور بخل ڈال دیا جاوے گا ہرج بڑھ جاوے گا، لوگوں نے عرض کیا ہرج کیا ہے فرمایا قتل (خون ریزی)۔

(صحيح البخاري، رقم الحديث 6037 مطبوعه دار طوق النجاة)

مفسرِ شہیر، محدث کبیر، حکیم الامت، مفتی احمد یار خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الۡحَنَّان مذکورہ حدیث پاک کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں

یتقارب بنا ہے قرب سے بمعنی نزدیکی، اس عبارت کے بہت معنی کیے گئے۔ مشہور معنی یہ ہیں کہ زمانہ کے اجزاء دن رات، گھنٹہ منٹ، ہفتہ مہینہ سال ایک دوسرے سے گزرنے میں قریب ہوجائیں گے کہ بہت جلد جلد گزرنے لگیں گے۔ اسی کی شرح وہ حدیث ہے کہ قرب قیامت سال ایک مہینہ کی طرح، مہینہ ہفتہ کی طرح، ہفتہ دن کی طرح، دن آگ سلگانے کی طرح گزریں گے یا یہ معنی ہیں کہ زمانہ قیامت کے نزدیک ہوجاوے گا یا یہ کہ زمانہ والے لوگ ایک دوسرے سے جنگ و جدال کے لیے گتھ جائیں گے قریب تر ہوجائیں گے یا سارے اوقات شر وفساد میں ایک دوسرے سے قریب ویکساں ہوجائیں گے۔





(علم اٹھالیا جاوے گا) علم سے مراد علم دین ہے۔ علم دین کے اٹھ جانے سے مراد یہ ہے کہ علماء دین وفات پاتے رہیں گے اور بعد کے لوگ عالم بننا چھوڑ دیں گے کیونکہ علم دین کی قدر نہ قوم میں رہے گی نہ حکومت میں جیسا کہ آج کل دیکھا جارہا ہے کہ اب علماء بھی واعظ یا پیر بن کر گزارہ کررہے ہیں صرف علماء کے لیے کوئی ذریعہ نہیں۔ انگریزی بی اے کرلو تو تمام دروازے کھل جاتے ہیں، عالم دین بنو تو حکومت کا کوئی محکمہ تمہیں نہیں لیتا تم پر حکومت کے سارے دروازے بند ہیں، دین کا اللہ تعالٰی ہی حافظ ہے، دین رسولی باغ ہے علم دین اس کا پانی جب پانی نہ دیا جائے تو باغ کا کیا ہو گا۔

(بخل ڈال دیا جاوے گا) یعنی لوگ کنجوس ہوجائیں گے، علماء علم سکھانے میں بخل کریں گے، کاریگر اپنا ہنر سکھانے میں، مالدار لوگ اپنا مال خرچ کرنے میں بخیل ہوجائیں گے۔ یلقی فرماکر بتایا گیا کہ یہ بخل شیطان دلوں میں ڈالے گا لوگوں کو بخل کے فائدے، سخاوت کے نقصانات ذہن نشین کردے گا۔ ھرج کے لغوی معنی فتنہ ہے، یہاں خاص فتنہ یعنی قتل و خون مراد ہے۔ حرج بڑی حاء سے بمعنی تنگی ہے "لَیْسَ عَلَی الْاَعْلٰی حَرَجٌ"۔ (مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد:7 حدیث نمبر:5389)

## تلافیِ مافات کی اہمیت:

جس نے کسی کا کوئی حق تلف کیا ہے اسے چاہئے کہ اپنی زندگی میں ہی اس کا حق ادا کر دے یا اس سے معاف کروا لے ورنہ قیامت کے دن حق کی ادائیگی کرنا پڑی تو وہ بہت بڑی مصیبت میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے کسی کی عزت یا کسی اور چیز پر زیادتی کی ہو تو اسے چاہئے کہ اس دن کے آنے سے پہلے آج ہی معافی حاصل کر لے جس دن درہم و دینار پاس نہ ہوں گے۔ اگر اس کے پاس نیک اعمال ہوئے تو ظلم کے برابر ان میں سے لے لئے جائیں گے اور اگر



نیکیاں نہ ہوئیں تو ظلم کے برابر مظلوم کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔

(بخاری، کتاب المظالم والغصب، باب من کانت لہ مظلمۃ عند الرجل۔۔۔ الخ، ۱۲۸/۲، الحدیث:۲۴۴۹)

## مفلس کون؟

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ مُفلس و کنگال کون ہے؟ صحابہ کرام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُم نے عرض کی: ہم میں مُفلس وہ ہے کہ جس کے پاس نہ درہم ہوں نہ سامان۔ ارشاد فرمایا: ”میری اُمت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزے، زکوٰۃ لے کر آیا اور یوں آیا کہ اِسے گالی دی، اُسے تہمت لگائی، اِس کا مال کھایا، اُس کا خون بہایا، اُسے مارا۔ اِس کی نیکیوں میں سے کچھ اِس مظلوم کو دے دی جائیں گی اور کچھ اُس مظلوم کو، پھر اگر اس کے ذمہ حقوق کی ادائیگی سے پہلے اس کی نیکیاں (اس کے پاس سے) ختم ہو جائیں تو ان مظلوموں کی خطائیں لے کر اس ظالم پر ڈال دی جائیں گی، پھر اسے آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

(مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تحریم الظلم، ص۱۳۹۴، الحدیث:۵۹(۲۵۸۱)

اللہ تعالیٰ ہمیں دوسروں کی حق تَلفی کرنے سے محفوظ فرمائے اور جن کے حقوق تَلف ہو گئے تو دنیا کی زندگی میں ہی ان کے حق ادا کر دینے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

# حدیثِ مبارکہ

”اے لوگو! خبردار ہو جاؤ کہ تمہارا رب ایک ہے اور بیشک تمہارا باپ (آدم علیہ السلام) ایک ہے۔ کسی عرب کو غیر عرب پر اور کسی غیر عرب کو عرب پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ کسی سفید فام کو سیاہ فام پر اور نہ سیاہ فام کو سفید فام پر فضیلت حاصل ہے سوائے تقویٰ کے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، 5:411، رقم: 23536)

